مسلمان اور فن خطاطی

سید عارف نوشاہی

خط کی تخلیق اور آغاز

انسان اپنے خیال کے اظہار کے لئے جن ذرائع سے کام لیتا ہے ان میں ایک مؤثر ذریعہ نقش بھی ہے۔ جس کو خط کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ لیکن مختلف النوع خطوط کے تخلیق ہونے اور ان کی ابتداء کیسے ہوئی اصولی طور پر اس سوال کا کوئی واضح اور قطعی جواب نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ کوئی خط بھی اچانک معرض وجود میں نہیں آیا جس سے ہم اس کی ابتداء سے متعلق کوئی حتمی رائے قائم کر سکیں۔ خط کی تخلیق ایک تدریجی عمل ہے اور مرور زمانہ مشق اور تجربے کے ساتھ ساتھ اس کی ہیئت اور صورت واضح تر ہوتی رہتی ہے۔

مختلف خطوں کی بنیاد اور تخلیق کی تاریخ کے بارے میں جو قیاسی نظریات پائے جاتے ہیں وہ ماہرین خط کی تحقیقات کا مطالعہ کرنے اور کاتبوں کی تحریرات دیکھنے اور خطوط کی اشکال کا تجزیہ کرنے کے بعد یقین میں بدل جاتے ہیں۔

اسلامی خطوط کا مآخذ

تمام اسلامی خطوط کا مآخذ اور مبداء تقریباً خط کوفی اور ناقص نسخ ہے۔ یہ دونوں خطوط معمولی اختلاف کے ساتھ ایک دوسرے سے جدا ہوئے اور آگے چل کر اپنی الگ الگ حیثیت سے رائج ہوئے۔ اگرچہ اسلامی خطوط کی تمام اقسام کا مآخذ خط کوفی

اور نسخ ناقص ہے لیکن ہر دور میں کسی ایک خط پر اس کے ہم طرز یا دیگر اقسام کے خطوط بھی اثر انداز ہوتے رہے ۔

اسلامی خطوط کی عہد به عہد ، تخلیق ، ترویج اور تاریخ

ایک خط اپنی تخلیق کے بعد ترویج ، ترقی ، تکمیل ، عروج، جمود اور آخر کار زوال کے مراحل طے کرتا ہے۔ زیر نظر مقاله میں هر اسلامی خط کے مذکورہ مراحل پر مختصر روشنی ڈالی جائے گی ۔

یہاں بات قابل ذکر ہے که اسلامی ممالک میں جو اصلی اور مستقل نوعیت کے اسلامی خطوط رائج هیں وہ اپنی تخلیق کے بعد صدیوں پر محیط ارتقائی فاصله طے کرنے کے بعد مکمل تر صورت میں تبدیل ہوئے هیں اور موجودہ شکل میں سامنے آئے هیں ۔

مجموعی طور پر آغاز اسلام سے لے کر اب تک خطوط کے چھ دور گزرے هیں ۔ ان ادوار میں مندرجه ذیل خطوط رائج رہے هیں ۔

کوفی ، محقق ، ثلث ، نسخ ، دیوانی ، رقعه ، نستعلیق ، شکسته ،

پہلا دور

پہلا دور خط کوفی کا دور ہے۔ جو دراصل „ سطر نجیلی سریانی „ خط سے نکلا ہے۔ قریش مکہ کا ایک آدمی حرب بن امیہ بن عبد شمس یه خط بین النہرین سے عربستان میں لایا ۔ حرب صاحب علم تھا اور یه خط سیکھنے کے لئے مکہ سے حیرہ (کوفہ) گیا ۔ وهاں اس خط میں مہارت حاصل کرنے کے بعد واپس مکہ آیا اور یہاں چند قریش کو اس کی تعلیم دی ۔ چونکہ حرب اسے کوفہ سے جزیرۃ العرب میں لایا تھا لہذا یه خط „ کوفی „ کہلایا ۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جناب ابوطالب (م ١٠ نبوی ـ ٦١٩ ء) اور عفـــان بن ابی العاص (حضرت عثمان کے والد) نے بھی خـط کـــوفی لکھنے میں مہـارت پائی ـ مرارہ بن مرہ نے یہ خـط قدرے منظم کیا ـ بعد میں اسی سے یہ خـط دست بدست اسلـــم بن سـدرہ تک پہنچا ـ

خـط کـــوفی ـــ ظہـو ر اســلام کے بعد

ظہـــــور اســـلام کے بعـد حضــــرت عمـر بن خطــــاب (ش ٢٣ھـ ـ ٦٤٤عـ) ، حضرت عثمان بن عفان (ش ٣٥ ھـ ـ ٦٥٦عـ) اور حضرت علی بن ابی طالب (ش ٤٠ ھـ ـ ٦٦١عـ) یـہ خط لکھتے رہے ـ حضرت عثمان کا خط حضرت عمر کے خط سے ملتا جلتا تھا ـ حضرت عثمان کے ہاتھ سے لکھا ہوا قرآن مجید ان کے خوشنویس ہونے پر دلالت کرتا ہے ـ حضرت علی نـہ صرف خود خط کوفی اچھا لکھتے تھے بلکـہ دیگر تین سو سولـہ افراد کو بھی یـہ خط سکھایا ـ جن میں حضرات حسنین بھی شامل ھیں ـ حضرت عمر کے بعد ان کے صاجبزادے عبد اللہ (م ٧٣ھـ) بھی اچھے خطاط تھے ـ وہ مکـہ کی حدود سے باھر کوفـہ اور شام تک بھی خطاط کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے تھے ـ مروان بن حکم (م٦٥ھـ ـ ٦٨٤عـ) نے حضرت عثمان کے ساتھـ ھی کتاب سیکھی تھی اور وہ عہد عثمانی (٢٤ ـ ٣٥ھـ ـ ٥٦ ـ ٦٤٤عـ) میں سرکاری کاتب بھی رہے ـ حضرت معاویـہ بن ابی سفیان (م ٦٠ ھـ ـ ٦٨٠عـ) جو کاتب وحی بھی تھے ، اچھا لکھتے تھے ـ ایک دن آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا ,,القی الدواۃ وحرف القلم وانصب الباء وفرق السین ولا تعور المیم واحسن اللہ و مدالرحمن وجود الرحیم،،

اس طرح آنحضرت ، امیر معاویہ کو آیات کے معانی کے ساتھ ساتھ خطاطی کی تعلیم بھی دیتے ۔ عہد رسالت کے بعض دیگر کاتبوں کے نام یہ ھیں ۔ طلحہ بن عبید اللہ (م٣٦ ھ ـ ٦٥٦ ء) ، ابان بناء سعید بن خالد (م ٢٩ ھ ـ ٥٠ـ٦٤٩ ء) عبد اللہ بن ارقم ، زید بن حارث (م ٤٥ ھ ـ٦٦٥ع) اور ابی بن کعب ۔

خط کوفی کی ترتیب وتنظیم

ابتداء میں خط کوفی غیر منظم تھا اور اسے نقطہ ، زیر ، زبر ، پیش ، جزم وغیرہ کے بغیر لکھا جاتا تھا ۔ اس کی تحریر کا کوئی ضابطہ مقرر نہیں تھا ۔ سب سے پہلے ابواسود الدولی (م ٦٩ ھ ـ ٦٨٩ ء) نے خط کوفی کی اصلاح کی ۔ اس نے نقطہ ایجاد کیا اور اسے فتحہ ، کسرہ اور ضمہ کی جگہ استعمال کیا ، ابواسود ، حضرت علی کا شاگرد تھا اور اس نے یہ کام انہی کے ایماء پر انجام دیا ۔

خط کوفی کے پڑھنے میں ابھی مشکلات پائی جاتی تھیں ۔ بالخصوص قرآن مجید اور احادیث نبوی پڑھنے میں غلطیاں سرزد ہوتیں ۔ اموی خلیفہ عبد الملک بن مروان (حکومت ٦٥ ـ ٨٦ ھ ـ٦٨٥ ـ٧٠٥ء) نے عراق کے حکمران حجاج بن یوسف ثقفی (م ٩٥ ھ ـ ٧١٤ ء)کی توجہ اس پیچیدہ مسئلے کی طرف دلائی ۔ حجاج نے اپنے علماء و فضلاء کو جمع کیا اور ان میں سے نصر بن عاصم اور یحیی بن یعمر نے حروف پر نقطے ڈالے ۔

١٧٠ ھ ـ٧٨٦ء میں خلیل بن احمد نے حروف تہجی کے مزید قواعد و ضوابط تیار کئے ۔ حروف کی موجودہ حرکات وسکنات تقریباً انہی قواعد کے مطابق ھیں ۔

خط کوفی کی اقسام

خط کوفی کی تمام انواع واقسام کو دو بڑی قسموں پر تقسیم کیا جا سکتا ہے ۔ (۱) مغربی کوفی خطوط (۲) مشرقی کوفی خطوط

مغربی کوفی خطوط میں قیروانی (اندلسی ، قرطبی ، فاسی) تیونسی ، الجزائری اور سوڈانی خطوط آتے ہیں ۔

مشرقی کوفی خطوط کے تین مختلف رسم الخط تھے ۔

الف) اصل عربی جو مکہ ،مدینہ ، کوفہ، بصرہ ، شام ، مصر اور اس کے توابع میں رائج تھا ۔

ب) ایرانی طرز کا کوفی

ج) مخلوط رسم الخط ۔

خلیفہ ہارون الرشید (خلافت ۱۷۰ ـ ۱۹۳ ـ ۷۸٦ ـ ۸۰۹ ء) نے خطاطوں اور خوشنویسوں کی بے حد حوصلہ افزائی کی ۔ انہیں انعام و اکرام سے نوازا جاتا تھا ۔ ادھر برمکی خاندان کی علم وفن سے محبت نے بھی خوشنویسی کو قبول عام بخشا ۔

دوسرا دور

یہ دور خلافت بنوامیہ کے اواخر اور خلافت عباسیہ کے اوائل سے لے کر خلیفہ مامون الرشید تک کے عہد (یعنی بعد از ۵۰ ھ ـ ٦۷۰ء تا ابتدائے ۳۰۰ ھ ـ ۹۱۲ ء)پر محیط ہے۔ یہ دور مزید دو حصوں پر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱ـ خلیفہ مامون الرشید سے پہلے کا دور ـ جس میں چند خطوط و اقلام ایجاد ہوئے ـ

۲ـ خود مامون کا عہد خلافت ـ

پہلے دور کا مشہور کاتب قطبہ ہے جو اکابر اسلام کے لئے قرآن مجید لکھتا ۔ اس کے بعد خالد بن ابی الہیاج کا نام آتا ہے جو اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک (خلافت ۸۶۔۹۶ ھ ۔۷۰۵۔۷۱۵ ء)کا کاتب تھا ۔ بعد ازاں ہشام بن عبدالملک (خلافت ۱۰۵ ۔۱۲۵ ھ ۔۷۲۴۔۷۴۳ ء) کے کاتب سالم کا نام لیا جا سکتا ہے ۔ سالم کے بعد خطاطی کی شہرت حسن بصری ملقب بہ سید التابعین کے حصے میں آئی ۔ مروان حمار بن محمد بن مروان (حکومت ۱۲۷ ۔۱۳۲ ھ ۔۷۴۴۔۷۵۰ء)کے درباری کاتب عبدالحمید بن یحیی بن سعد کی خوشنویسی ضرب المثل تھی ۔ چنانچہ کہتے ھیں „ فتحت الرسائل بعبد الحمید و ختمت بابن العمید ،، یعنی لکھنا عبد الحمید سے شروع ھوا اور ابن العمید پر ختم ھو گیا ۔

دوسرے عباسی خلیفہ ابوجعفر منصور (خلافت ۱۳۷۔۱۵۸ ھ ۔۷۵۴۔۷۷۵ء) اور تیسرے عباسی خلیفہ مہدی (خلافت ۱۵۸۔۱۶۹ھ ۔ ۷۷۵۔۷۸۵ء) کے دور کا مشہور ترین کاتب اسحاق بن حماد (م ۱۵۴ھ ۔ ۷۷۱ء)تھا ۔ اس نے خط کوفی سے مشتق مزید بارہ خطوط ایجاد کئے ۔ جن کے نام اور محل استعمال کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ طومار ۔ مساجد اور عمارات کے کتبے لکھنے کے لئے استعمال ہوتا تھا ۔۔

۲۔ سجلات ۔ تحریر میں خفی اور نہایت پیچیدہ تھا ۔

۳۔ عہود ۔ تمسکات اور اسناد کی تحریر کیلئے مستعمل تھا ۔

۴۔ مؤامرات ۔(۵) امانات ۔ یہ دونوں خطوط بھی فرامین اور اسناد لکھنے کیلئے استعمال ہوتے تھے ۔

۶۔ دیباج (۷)مدیج (۸)مرصع (۹) ریاس ۔ عام تحریریں ان چاروں

خطوط میں لکھی جاتی تھیں ۔

۔ غبار (۱۱) حسن (۱۲) بیاض ۔ ان خطوط سے قرآن مجید، احادیث روایات اور دعائیں لکھنے میں مدد لی جاتی تھی ۔

اسحاق بن حماد کے بعد اس کے بھائی ضحاک نے خطاطی میں خاص شہرت پائی ۔ ان دونوں بھائیوں کے بعد دو بھائی ابراهیم سگزی (م ۲۰۰ ھ ۔۱٦ـ۸۱۵ ء)اور اسحاق سیستانی(م۲۱۰ھ ـ۲٦ـ۸۲۵ء)مشہور خطاط گذرے ھیں ۔

مامون الرشید (خلافت ۱۹۸ـ۲۱۸ھ ـ۸٦ـ۸۰۹ ء) کے کاتبوں اور منشیوں بالخصوص احول سگزی نے خط ریاس کے موجد اور مامون کے وزیر فضل بن سہل ایرانی (م ۲۰۲ھ ـ۸۱۸ء) کی زیر نگرانی خطوط کی موٹائی ، باریکی اور انکے استعمال کی جگہ کا تعین ھوا ۔

مجموعی طور پر اس پورے دور میں خط کی ۳۷ شکلیں سامنے آئیں ۔ جن کی ترتیب اس طرح ہے ۔ (۱)کوفی (۲) طومار (۳) جلیل (۴)مجموع (۵)ریاس (٦) ثلثین (۷)نصف (۸)جوانحی (۹)مسلسل (۱۰) غبار جلیه (۱۱) مؤمرات (۱۲) محدث (۱۳) مدلج (۱۴) منثور (۱۵)مقترن (۱٦) حواشی (۱۷) اشعار (۱۸)لؤلوی (۱۹) مصاحف (۲۰)فضاح النسخ (۲۱) غبار (۲۲) عہود (۲۳)معلق (۲۴) مخفف (۲۵) مرسل (۲٦) مبسوط (۲۷) مقود (۲۸) ممزوج (۲۹) مفتح (۳۰) معمات (۳۱) مولف (۳۲) توامان (۳۳) معجز (۳۴) مخلع (۳۵) دیوانی (۳٦) سیاقت (۳۷) قرمه ۔

مندرجه بالا خطوط اٹھارھویں عباسی خلیفه مقتدرباللہ کے عہد (خلافت ۲۹۵ـ۳۲۰ ھ ـ۳۲ـ۹۰۸ ء) تک رائج رھے ۔

تیســرا دور

اس دور کا آغاز ابوعلی محمد بن علی بن حسین بن مقلـه بیضائی شیرازی مشہور به „ ابن مقله (وزیر)„ اور اس کے بھـائـــی ابو عبد اللہ حسن بن علی نے کیا ـ

ابن مقله ـ ابن مقله ۲۱ شوال ۲۷۲ھ ـ ۸۸٦ء کو بغداد میں پیدا ہوا ـ اس نے اپنے علـم وفضل کی بناء پر دربار خلافت تک رسائی حاصل کرلی ـ ـ خلیفه مقتدر باللہ نے اسے فارس کے بعض عـلاقوں کی نگرانی پر مامور کیا ـ

خـدمات ـ ابن مقله نے خط کوفی کی طرز تحریر کو مشکل پایا اور فیصله کیا که اسی خط سے ایک ایسا نیا خط استخراج کرے جس کے لکھنے میں سب کو آسانی ہو ـ چنانچه اس نے ایک نیا خط ایجاد کیا اور اس کا نام محقق رکھا ـ خط محقق ھی کی مزید تصحیح و توسیع کرکے اس نے دوسرا خط ریحان تخلیق کیا ـ جب یه دونوں خطوط عـوام میں مشہور اور مروج ہو گئے تو اس نے خط ریحان سے خط ثلث ریحانی نکالا ـ ان تینوں خطوط کی ترویج کے بعد اس نے مشہور زمانـہ خط نسخ تخلیق کیا جس کے لئے اس نے بارہ قواعد وضع کئے جو یـہ ھیں ـ

۱ـ ترکیب ،۲ـ کرسی ، ۳ـ نسبت ، ۴ـ ضعف ، ۵ـ قوت ،٦ـ سطح ، ۷ـ دور ، ۸ـ صعود ،۹ـ مجاز ، ۱۰ـ اصول ،۱۱ـ صفـا ،۱۲ـ شان ـ

قتل ـ اسے ۱۰ شوال ۳۲۸ھ ـ ۹۴۰ ء کو الـراضی باللہ عباسی کے حکم سے قتل کر دیا گیا ـ

ابن مقله کا مقام ـ اپنے عہد میں خوشنویسی میں ابن مقله کی نظیر نہیں ملتی ـ بعد کے کئی مؤرخین اور شعــراء نے اسے اس کے حسن خط

پر زبردست خراج تحسین پیش کیا ۔ سعـدی شیرازی (متوفی میان ٦٩١ ـ٦٩٥ ھـ) نے اس کی مدح میں یہ اشعـار کہے ۔

اگـر ابـن مقلـہ دگر بارہ درجہاں آیـد
چنانـکـہ دعـوی معجـز کنـد بـہ سحـر مبین
بآب زر نتـوانـد کشیـد چـون تـو الف
بسیـم حل ننـگار دبستـان لعـز تو سین

حسن بن علی

حسن بن علی ، ابن مقلہ کا بھائی تھا ۔ وہ رمضان ٢٦٠ھـ ۔ ٨٧٣ء یا ٢٧٨ ء ـ٨٩١ء میں پیدا ھوا ۔ اپنے والد سے خطاطی سیکھی ۔ ابن مقلہ کے زمانے میں تو اسے کوئی خاص شہرت نہ ملی لیکن اس کے قتـل کے بعد لوگ اسی (حسن بن علی) سے کتابت سیکھتے ۔ حسن کا یہ کام اس قدر وسعت پذیر ھوا کہ دور دراز کے عـلاقوں کے لـوگ یقیـن نہیں کرتے تھے کہ ابن مقلہ قتل کر دیا گیا ہے ۔ ویسے بھـی دونـوں بھائیوں کے خط میں نمایاں فرق موجود نہیں تھا ۔ چونکـہ لوگ دونوں ھی کو " ابن مقلہ " کہتے تھے ۔ اس لئے " ابن مقلہ وزیر " کے قتل کا سانحہ جلد ھی عـوام کے ذھن سے محو ھو گیا ۔

حسن نے ربیع الثانی ٣٣٨ھـ ۔ ٩٤٩ ء میں وفات پائی ۔

ا ولاد ابن مقلہ

ان دو نامور بھائیوں نے خطاطی کے جس زریں عہد کا آغاز کیا اسے ان کے بیٹوں ابو محمد عبداللہ ، ابو احمد سلیمان بن ابوالحسن ، ابوالحسن بن ابوعلی اور ابوالحسن ابوالحسین بن ابوعلی نے پایہ تکمیل تک پہنچایا ۔ ان لائق فرزندوں نے فن خطاطـی کے لئے کئـی نمایـان

خدمـــات انجام دیں ـ انہوں نے خطوط کو زوال پذیر ہونے سے بچایا ـ ان کی بے سروســامانی کا خاتمہ کیا اور بے قاعـدگیوں کا تدارک کیا ـ تمام خطوط میں سے چودہ خطوط کا انتخاب کرکے ان کی اصــلاح و تہذیب کی ـ پھر ان کا تقابل کیا ـ بالخصوص خط محقق ،بدیع (نسخ)، توقیعــات اور رقاع کـو خوبصورت بنایا اور ان کے لئے بارہ اصول مرتب کئے ـ

مکتب ابن مقلہ

مکتب ابن مقلہ کے چند مشہور شاگردوں اور مقلــدوں کے نام یہ ہیں ـ

۱ـ اسماعیل بن حماد جوہری فارابی (م ۳۹۳ھـ ـ۳ـ۱۰۰۲)

۲ـ محمد بن اسماعیل بغـدادی

۳ـ ابو اسحاق ابراہیم بن ہلال صابی ـ دیالمہ کی تاریخ ,, کتاب التاج ،، اسی کی تالیف ہے ـ

۴ـ شمس المعــالی قابوس بن وشمیگر ـ

۵ـ حســن بن مرزبان سیــرافی (م ۳۹۸ھـ ـ۸ـ۱۰۰۷)

۶ـ احمد بن حسین الغضــاری ادیب ـ

۷ـ حســن بن عـلی معــروف بہ ناہوج

۸ـ علی بن یوسف قفطی

۹ـ ابن کمــونہ

۱۰ـ محمد بن سمسانی (م ۴۱۵ھـ ـ ۱۰۲۴) ـ

۱۱ـ محمد بن اسـد (م ۴۱۰ھـ ـ ۲۰ـ۱۰۱۹ ئ) ـ

چـوتھا دور

یہ دور ابوالحسن عـلاء الدین علی بن ہلال معــروف بہ ,, ابن

بواب » کا دور ہے ۔

ابن بواب

وہ چوتھی صدی ھجری کے دوسرے نصف (مطابق دسویں صدی عیسوی) میں پیدا ھوا ۔ اس نے ابن مقلہ کے شاگردوں محمد بن سمسانی اور محمد بن اسد بن علی بن سعید قاری بزاز بغدادی کے علاوہ ابوبکر احمد بن سلیمان نجار ، علی بن زبیر کوفی ، جعفر خالد ، عبد الملک بن حسن سفطی سے فن کتابت سیکھا ۔ اس فن میں غیر معمولی مہارت کے باعث اسے پچیسویں عباسی خلیفہ القادر باللہ کے عہد (۳۸۱ـ۴۲۲ـ۹۹۱ ـ ۱۰۳۱) کا عظیم ترین خطاط سمجھا جاتا تھا ۔

خطاطی کے لئے خدمات

ابن مقلہ برادران کے بعد ابن بواب نے خطاطی کی بنیادیں مستحکم کیں ۔ اور اسکا نام ابن مقلہ کے مترادف سمجھا جانے لگا ۔ گو خط نسخ ابن مقلہ کی تخلیق ہے لیکن اس کی تکمیل ابن بواب کے ھاتھوں ھوئی ۔ ابن بواب نے ابن مقلہ کے وضع کردہ بارہ قواعد کتابت کو ملحوظ رکھتے ھوئے اپنے خط میں بڑی صفائی ، خوبصورتی اور نازکی پیدا کی ۔ اس نے منقوط حروف کو صحیح قواعد کے تابع کیا اور خط نسخ کے لئے سطح ، دور اور مکمل تناسب کو ملحوظ رکھا ۔ آج بھی خط خط نسخ ابن بواب کے انھی اصولوں پر لکھا جاتا ہے ۔

جامع محاسن کے مصنف نے ابن بواب سے سولہ رسم الخط منسوب کئے ھیں ۔

موت ۔ مرثیہ

ابن بواب نے جمادی الاول ۴۱۳ ھ ۔ اگست ۱۰۲۲ ء میں وفات پائی اور بغداد میں امام احمد بن حنبل کے مزار کے قریب دفن ھوا ۔

اس کی وفات کو بھی عظیم نقصان قرار دیا گیا ۔ ایک عربی شاعر نے اس کی موت پر جو مرثیہ لکھا ۔ اس کے دو اشعار ملاحظہ ھوں ۔

استشعر الکتاب فقدک سالفا
وقد وقضت بصحته ذلک الایام
فلذاک سودت الدوی کابته
اسفا اسفا علیک و شقت الاقلام

ترجمہ ۔اگلے پچھلے تمام کاتبوں نے تمہاری کمی کو بڑی شدت سے محسوس کیا اور تمہاری موت سے ان پر غم کا کوہ گراں ٹوٹ پڑا ۔ انہوں نے تمہارے سوگ میں اپنی دواتوں کو نیلگوں کر لیا اور قلموں کو شق کر دیا ہے

نوادر ابن بواب

ابن بواب کے ھاتھ سے لکھے ھوئے نوادر اب بھی کتب خانوں میں محفوظ ھیں ۔

۱۔ دیوان الحادرہ۔ بخط رقاع و نسخ ریحان ۔ مخزونہ اسلامی ترک میوزیم ۔ استنبول ۔

۲۔ قرآن مجید ، بخط نسخ ، مکتوبہ ۳۹۱ ھ ۔مخزونہ چیسٹربیٹی لائبریری (CHESTER BEATTY LIBRARY) لندن ۔

۳۔ قرآن مجید ، بخط ریحان ۔ مخزونہ لالہ لی یونیورسٹی ، استنبول ۔

۴۔ رسالہ حاسد ومحسود تالیف جاحظ، بخط مائل بہ نسخ ،

مخزونه کتب خانۂ جامعه الازهر ۔ مصر ۔

مکتب ابن بواب

ابن بواب کے طرز خط کی پیروی مصری سلاطین برجی (۷۸۴ھ ۔۱۳۸۲ء تا ۹۲۲ھ ۔۱۵۱۶ء) کے آخری عہد تک ھوتی رھی ۔ مکتب بواب کے چند مشہور خطاطوں کے نام یہ ھیں ۔

۱۔ ابوالفضل خازن دینوری خراسانی (م ۴۲۳ھ ۔۱۰۳۱ء تا ۵۱۸ھ ۔ ۱۱۲۴ ء)۔

۲۔ عبدالمؤمن اصفہانی (م ٦۳٦ھ ۔ ۳۹۔۱۲۳۸ء)۔

۳۔ ابوالفرح جمال الدین عبدالرحمن بن علی بن محمد بکری مشہور بہ ابن جوزی واعظ بغدادی (م ۵۹۰ھ ۔ ۱۱۹۴ء)

۴۔ عبدالرحمن بن الصایغ (۷٦۹ ۔ ۸۴۵ھ ۔ ۱۳٦۷ ۔ ۱۴۴۲ء)

پانچواں دور

"اس دور کا سلطان القلم " یاقوت مستعصمی ہے ۔

یاقوت مستعصمی

وہ ٦۰۸ھ ۔ ۱۲۔۱۲۱۱ء میں پیدا ھوا ۔ اس کی کنیت " ابودر ، اور ابومجد " ، لقب " قبلة الکتاب " اور جمال الدین " تھا ۔ وہ بغداد میں عباسی خاندان کے سینتیسویں اور آخری خلیفہ مستعصم باللہ (خلافت ٦۴۰۔٦۵٦ھ ۵۸۔۱۲۴۲ء) کا غلام اور پروردہ تھا ۔ اسی نسبت سے وہ خود کو " یاقوت مستعصمی " کہلواتا ۔ خلیفہ نے بھی اس کی سرپرستی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی ۔

ابتداء میں یاقوت نے عبدالمومن اصفہانی (م ٦۳٦ھ ۔ ۳۹ ۔ ۱۲۳۸ء) اور شیخ حبیب کے ھاں خطاطی کی مشق کی۔زینب شہدہ

۱۱۷۸-۹۷ﮪ) ۶۲۴ع) ولی عجمی (۶۱۸ﮪ - ۱۲۲۱ع) کو بھی یاقوت کا استاد بتایا جاتا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ یاقوت نے ابن بواب کی تحریروں سے بھی اکتساب فن کیا ۔

خدمات

یاقوت نے مختلف اسلامی خطوط کو ازسر نو مرتب کیا اور انہیں محدود کرکے صرف چھ رسم الخط رہنے دیئے یعنی ثلث، نسخ ریحان ، محقق ، توقیع ، رقاع - انہیں ,, اقلام ستۂ یأقوت ،، بھی کہا جاتا ہے۔ معاصر ایرانی خطاط حبیب اللہ فضایلی نے یاقوت کے خطوط ستہ کو دیکھ کر یہ ذاتی رائے قائم کی ہے کہ یاقوت خط ثلث اور ریحان خوش تر لکھتا تھا ۔

قدر دانی

مستعصم کا پرورده ہونے کے باعث یاقوت کی عباسی دربار میں توقدروقیمت تھی ھی مگر وہ ایران ، ھندوستان ، ترکستان اور عرب کے دیگر سلاطین و اکابر کے ھاں بھی عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھا جاتا ۔ یہ سلاطین یاقوت کو گراں بہا تحائف بھیجتے اور وہ انہیں اپنے مکتوبہ مرقعات و قطعات ارسال کرتا ۔

اگرچہ خطاطی میں یاقوت سے پہلے ابن مقلہ اور ابن بواب کا طوطی بولتا رہا لیکن خطوط کی تاریخ میں جو مقام یاقوت مستعصمی کو ملا وہ اسی کا حصہ ہے۔ اس نے حسن خط کا ایک الگ باب کھولا۔

وفات

یاقوت نے ۶۹۸ﮪ ۱۲۹۸ ء میں وفات پائی ۔ اور بغداد میں امام احمد بن حنبل کے جوار میں دفن ھوا ۔

یادگار نوادر

آنکھوں کو خیرہ کر دینے والے یاقوتی مرقعات اور تحریریں آج بھی کئی کتب خانوں کی زینت ہیں ۔ مثلاً ۔

۱۔ قرآن مجید ، مکتوبہ ٦٨٤ ھ ، ترکی میں سلطان سلیم کے مزار پر رکھا گیا ہے ۔

۲۔ قرآن مجید ، مکتوبہ ٦٥٤ ھ ۔ مخزونہ جامع ایاصوفیہ ۔ استنبول ۔

۳۔ قرآن ، مکتوبہ ٦٦٢ھ ، مخزونہ حمیدیہ ترکی ۔

۴۔ قرآن ، مخزونہ سرکاری کتب خانہ ۔ مصر ۔

۵۔ قرآن ، مخزونہ کتب خانہ نورالدین مصطفی بک از فائدی ۔ ترکی ۔

٦۔ قرآن ، مخزونہ ذخیرہ محمد صادق طباطبائی ، کتاب خانہ ، مجلس شواریملی ۔ تہران ۔

۷۔ „مجموع „ مشمولہ احادیث و اقوال بزرگان ، مکتوبہ ٦٧٨ ھ ، مخزونہ کتاب خانہ ، گنج بخش ، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان راولپنڈی ۔ شمارہ ۹۹۰ ۔(نسخہ کا انتساب تحقیق طلب ہے) ۔

۸۔ قرآن ، مکتوبہ ٦٧٩ ھ مخزونہ دارالکتب ۔ قاہرہ ۔

علاوہ ازیں کتب خانہ آستان قدس رضوی ، مشہد (ایران) ، کتب خانہ ملک ، تہران ، کتب خانہ سلطنتی ، تہران ، موزہ ایران باستان ، تہران اور قبر مولانا رومی ، قونیہ (ترکی) میں بھی یاقوت کے آثار خط ملتے ہیں ۔

یاقوت کے شاگرد

یاقوت کے چند مشہور ترین شاگردوں کے نام یہ ہیں ۔

۱۔ ارغون بن عبداللہ کاملی (متوفی تقریباً ۷۵۰ ھ ۔۱۳۴۹ ء)

۲۔ نصراللہ طبیب (متوفی تقریباً ۷۴۰ھ ۔ ۱۳۳۹ ء)

۳۔ یوسف مشہدی (متوفی تقریباً ۷۰۰ ھ ۔ ۱۳۰۰ء۔)

۴۔ مبارک شاہ بن قطب تبریزی (متوفی تقریباً ۷۶۰ ھ ۔ ۱۳۵۸ ء)

۵۔ سید حیدر علی جلی نویس (متوفی بعد از ۷۲۲ھ ۱۳۲۲ ء)۔

شیخ احمد بن سہروردی (متوفی تقریباً ۷۲۰ ھ ۔ ۱۳۲۰) ۔

خطوط یاقوت کے ماہرین

اگرچہ اقلام یاقوت کا عروج نویں اور دسویں صدی ھجری ۔ پندرھویں اور سولھویں صدی عیسوی تک ھی رھا لیکن انکے اثرات اب تک چلے آ رھے ھیں ۔ بالخصوص خط نسخ آج بھی مروج ہے ۔ یاقوت سے منسوب اقلام ستہ کے چند ماھرین کے نام درج ذیل ھیں ۔

ایران اور قدیم افغانستان

(۱) احمد رومی (آٹھویں صدی ھجری ۔ چودھویں صدی عیسوی)

(۲) پیر یحیی جمال صوفی ۷۳۶ھ ۔ ۱۳۳۵ ء میں زندہ تھا ۔ (۳) عبداللہ صیرفی ، زندہ در ۷۴۷ھ ۔ ۱۳۴۶ ء ۔ (۴) عمراقطع (م ۸۰۷ ھ ۔۱۴۰۴ء)

(۵) سید عبدالقادر بن سید عبدالوھاب (معاصر تیمور) (۶) میر علی تبریزی (معاصر تیمور) (۷) عبداللہ طباخ ھروی ۸۷۳ھ ۔ ۱۴۶۸ ء میں زندہ رھا ۔ (۸) عبداللہ بیانی مروارید (م ۹۲۲ھ ۔ ۱۵۱۶ ء) (۹) شمس الدین بایسنغری ، زندہ در ۸۲۹ ھ ۔ ۱۴۲۵ ء (۱۰) باللسنغر مرزا ((زمانہ حیات ۷۹۹ ۔۸۳۷ ھ ۔ ۱۳۹۶ ۔۱۴۳۳ ء یا ۸۰۲ ۔۸۳۷ ھ ۔ ۱۳۹۹ ۔۱۴۳۳ء) (۱۱) کمال الدین حسین حافظ ھروی (م ۹۷۴ھ ۔ ۱۵۶۶ ء)

(باقی آئندہ شمارے میں)